Cambridge Assessment International Education

Cambridge O Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER

CANDIDATE NUMBER

0123456789

SECOND LANGUAGE URDU **3248/01**

Paper 1 Reading and Writing **For examination from 2024**

SPECIMEN PAPER **1 hour 45 minutes**

You must answer on the question paper.

No additional materials are needed.

INSTRUCTIONS
- Answer **all** questions.
- Use a black or dark blue pen.
- Write your name, centre number and candidate number in the boxes at the top of the page.
- Write your answer to each question in the space provided.
- Do **not** use an erasable pen or correction fluid.
- Do **not** write on any bar codes.
- Dictionaries are **not** allowed.

INFORMATION
- The total mark for this paper is 50.
- The number of marks for each question or part question is shown in brackets [ ].

This document has **14** pages. Any blank pages are indicated.

© Cambridge University Press & Assessment 2021

مشق نمبر: 1

درج ذیل عبارت پڑھیں اور صفحے کے دوسری طرف سوالات کے جواب لکھیں۔

اب سے تقریباً چالیس برس قبل سر جیمز ڈائیسن نے ویکیوم کلینر کی تکنیک کو بدلنے کا سوچا۔ یہ خیال ان کے ذہن میں اس وقت آیا جب ایک دن ان کی بیوی نے انہیں ویکیوم کلینر میں لگا کپڑے کا بیگ صاف کرنے کو کہا۔ گرد و غبار سے بھرے بیگ کی صفائی نے انہیں یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ کسی طرح روایتی ویکیوم کلینر کے ڈسٹ بیگ سے نجات حاصل کی جائے۔ ایک دن کسی ورکشاپ میں انہوں نے لکڑی کاٹنے کی ایک بڑی مشین کو دیکھا جس میں موٹر کے ذریعے ہوا کے بگولے کا اثر پیدا کر کے لکڑی کے برادے کو اٹھایا جا رہا تھا۔ وہ اس اصول کو ویکیوم کلینر میں استعمال کرنے کے بارے میں سوچنے لگے اور اس پر کام شروع کر دیا۔

اگلے پانچ سال تک اس سسٹم کو ایک ویکیوم کلینر کے اندر فٹ ہونے کے قابل بنانے اور مزید بہتر کرنے کے لیے انہیں پانچ ہزار سے زیادہ مرتبہ اپنے ڈیزائین میں تبدیلیاں کرنا پڑیں۔ اس کے باوجود برطانیہ میں ان کی ایجاد کو کمپنیوں نے مسترد کر دیا۔ آخر کار ایک جاپانی کمپنی نے ان کا ڈیزائین اپنایا اور اس ویکیوم کلینر کا پہلا ماڈل ہی اتنا مقبول ہوا کہ اس کی آمدنی سے ڈائیسن برطانیہ میں اپنی فیکٹری اور ایک ادارہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے، جو روزمرّہ استعمال کی مشینوں میں بہتر سہولیات متعارف کرانے کے لیے تحقیق کا کام کرتا ہے۔ یہاں چیزوں کو کھولنے، پھر جوڑنے اور غور کرنے میں کہ وہ کیسے کام کرتی ہیں اور کیسے بہتر کام کر سکتی ہیں، کافی وقت صرف کیا جاتا ہے۔ یہ ایک محنت طلب اور صبر آزما کام ہے۔ کئی مرتبہ ان کی مصنوعات عوام میں مقبولیت حاصل نہیں کر پاتیں یا پھر نئے ڈیزائین کی تیاری پر آنے والے کثیر اخراجات کی وجہ سے بھی انہیں ترک کرنا پڑتا ہے۔

سر جیمز کا کہنا ہے کہ مشینوں میں بہتری لانے کے لیے جہاں تکنیکی مہارت ضروری ہے وہاں ٹیکنالوجی کو خوشنما اور قابلِ عمل شکل میں ڈھالنے کے لیے تخلیقی صلاحیت بھی درکار ہوتی ہے۔ کسی تصوّر کو حقیقت کا روپ دینے کے لیے ہمارے ماہرین مسلسل نئے طریقوں کی جانچ کرتے رہتے ہیں اور اکثر انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لیکن میرے نزدیک اگر سیکھنے کا عمل جاری رہے تو ناکامی بہترین استاد ہوتی ہے۔ اسی لیے کسی بھی چیز کو نئے سرے سے ڈیزائین کرنے کے لیے مستقل مزاجی کا ہونا بہت ضروری ہے۔

© Cambridge University Press & Assessment 2021

سوال نمبر 1–6

1 سر جیمز پرانے ویکیوم کلینر میں کیا تبدیلی لانا چاہتے تھے؟

[1] ....

2 ورکشاپ میں لکڑی کا برادہ کس طرح اٹھایا جا رہا تھا؟

[1] ....

3 ڈائیسن کا تحقیقی ادارہ کیا کام کرتا ہے؟

[1] ....

4 ڈائیسن کو اپنی مصنوعات کو کیوں ترک کرنا پڑتا ہے؟ 2 وجوہات لکھیں۔

....

[2] ....

5 ڈائسن کے مطابق مشینوں میں بہتری لانے کے لیے کن 2 چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے؟

....

[2] ....

6 سر جیمز کے مطابق ناکامی کا سیکھنے کے عمل سے کیا تعلق ہے؟

[1] ....

[کل: 8]

© Cambridge University Press & Assessment 2021

مشق نمبر:2

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد نیچے دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

A جنگلی جانوروں کو ان کے قدرتی ماحول میں دیکھنا بہت دلچسپ تجربہ ہے کیونکہ ان کی عادات واطوار اور رویّے اس ماحول میں بالکل فطری ہوتے ہیں۔ وہاں جانوروں کی ان روزمرہ سرگرمیوں کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے جو بصورتِ دیگر چڑیا گھر کے پنجروں میں بند جانوروں میں ممکن نہیں۔ تاہم چڑیا گھروں میں بند جانوروں کی تصویریں لینا آسان کام ہے اور جنگلات کے سفر سے پہلے ان جانوروں کا بنیادی مطالعہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ عام خیال ہے کہ جنگلی جانوروں کا سامنا اگر کبھی شکاریوں سے نہ ہوا ہو تو انہیں انسان سے ڈر نہیں لگتا اور ہرن وغیرہ جیسے شرمیلے جانوروں کو قریب سے دیکھنے میں کوئی مشکل نہیں ہوتی، لیکن حقیقت یہ ہے کہ تقریباً سب جانوروں کے فطری دشمن ہوتے ہیں اور وہ ہر نئی چیز یا نئی آواز کو خطرہ سمجھ کر اپنا دفاع کرتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ کچھ بڑے جانور مثلاً ہاتھی اور زرافہ وغیرہ دیکھنے میں بہت معصوم اور بے ضرر نظر آتے ہیں۔

B بعض جانور اور پرندے آبادی سے قریب رہتے ہوئے بھی انسانوں سے دور بھاگتے ہیں مثلاً چڑیاں، کوے اور خرگوش وغیرہ، حالانکہ اسی ماحول میں رہنے والے کچھ دوسرے جانور اور پرندے مثلاً غیر پالتو کتے، بلیاں اور کبوتر وغیرہ ایسا نہیں کرتے۔ عام مشاہدہ ہے کہ جن جانوروں کا شکار کیا جاتا ہے وہ ان جگہوں پر بھی بہت محتاط رہتے ہیں جہاں ان کا شکار نہیں ہوتا۔ درندے کمزور جانوروں کے لیے خطرے کا پیغام ہوتے ہیں۔ انتہائی گرم موسم میں بھی پانی کے کنارے کھڑے ہو کر یہ کمزور جانور جب تک دائیں بائیں دیکھ کر پوری طرح اطمینان نہ کرلیں کہ کوئی درندہ ان کی گھات میں نہیں چھپا ہوا، وہ پانی کے قریب بھی نہیں جاتے۔ اگر غول کی صورت میں ہوں تو بھی پورا غول ایک ساتھ پانی نہیں پیتا بلکہ کچھ جانور چوکیداری کرتے ہیں اور باقی پانی پیتے ہیں۔

© Cambridge University Press & Assessment 2021

C

شیر اور ببر شیر غیر ضروری خطرے کا سامنا کرنا پسند نہیں کرتے۔ عموماً کسی انسان کو گزرتے دیکھیں تو جھاڑی میں چھپ کر بیٹھے رہتے ہیں یا اگر انہیں یقین ہو کہ انہیں نہیں دیکھا گیا تو چھپ کر کہیں اور نکل جاتے ہیں۔ تاہم علاقے کے اعتبار سے ان کا رویہ مختلف ہو سکتا ہے۔ اونچی گھاس کے جنگل میں رہنے والے شیر عام جنگل والے شیروں کی نسبت زیادہ خطرناک ہوتے ہیں، کیونکہ اونچی گھاس کی وجہ سے انسان جب تک ان کے قریب نہ پہنچ جائے، دونوں ایک دوسرے کی موجودگی سے بے خبر رہتے ہیں، لہٰذا اچانک سامنا ہونے پر شیر اپنے دفاع کے لیے حملہ کر سکتا ہے۔ اکثر جنگلی جانور شکار اور اپنی آپس کی لڑائیوں میں بھی غیر معمولی ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور مدِّ مقابل کی تعداد کے بارے میں اندازہ لگا کر ہی آگے بڑھنے یا بھاگ نکلنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اگر مخالف فریق تعداد میں زیادہ ہو تو طاقتور درندے بھی حملہ کرنے سے کتراتے ہیں۔

D

جنگلی جانوروں، پرندوں اور مچھلیوں کی سالانہ ہجرت بھی ایک حیران کن سرگرمی ہے۔ یہ ہجرت خوراک کے حصول اور موسم کی سختی سے بچنے کے لیے ہوتی ہے جو ہزاروں سال سے جاری ہے اور ماحولیاتی نظام کا ایک اہم حصہ ہے۔

پرندوں کی کچھ اقسام ایسی بھی ہیں جو اپنے انڈے دوسرے پرندوں کے گھونسلوں میں دے کر انڈوں پر بیٹھنے اور ان سے نکلنے والے چوزوں کو پالنے کا کام انہی سے کرواتے ہیں۔ اس کام کے لیے وہ انتہائی محنت سے کسی گھونسلے کا انتخاب اور اس کی مسلسل نگرانی کرتے ہیں۔ اگرچہ گھونسلے والے پرندے اس بات پر خوش نہیں ہوتے اور پوری کوشش کرتے ہیں کہ وہ اضافی انڈے کو ضائع کر دیں، لیکن ایسی صورت میں یہ آوارہ پرندے ان کے انڈوں کو توڑ کر یا گھونسلے سے گرا کر بدلہ لیتے ہیں، لہٰذا گھونسلے والے پرندے کی خیریت اسی میں ہوتی ہے کہ وہ ان پرندوں کے انڈوں پر بھی بیٹھے اور ان کے چوزوں کو پالے۔

سوال نمبر 7–15

نیچے دیے گئے جملوں (7تا15) کو غور سے پڑھیں۔اس پیرا گراف (A–D) پر نشان لگائیں جس میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔

کس پیرا گراف میں بتایا گیا ہے کہ۔۔۔۔۔۔

مثال: جانور اپنے قدرتی ماحول میں ہی اپنی فطری عادات کا پوری طرح اظہار کرتے ہیں۔

A ☑ B ☐ C ☐ D ☐

7 درندوں سے بچنے کے لیے اکثر جانور گروہ کی شکل میں رہ کر اپنی حفاظت کرتے ہیں۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

8 شیر عام طور پر غیر ضروری خطرے سے دور رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

9 جانور اجنبی چیزوں اور آوازوں کو خطرے کی علامت سمجھ کر ہوشیار ہو جاتے ہیں۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

10 جانوروں کی ہجرت کی ایک وجہ خوراک کا حصول بھی ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

11 بعض جانور اور پرندے انسانوں سے قریب رہتے ہوئے بھی ان سے خطرہ محسوس کرتے ہیں۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

12 بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ کچھ جنگلی جانوروں کو ان کے قدرتی ماحول میں قریب سے دیکھنا بہت آسان ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

13 درندے عموماً خطرہ محسوس کرنے پر ہی انسانوں پر حملہ آور ہوتے ہیں۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

14 بعض پرندے انڈوں پر بیٹھنے اور بچے پالنے کی ذمہ داری دوسرے پرندوں پر ڈال دیتے ہیں۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

15 جنگلی جانور مقابلے کے وقت مخالف فریق کی تعداد کا اندازہ لگا کر ہی حملہ کرنے کا سوچتے ہیں۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

[کل: 9]

مشق نمبر:3

آم کے بارے میں مندرجہ ذیل مضمون پڑھیں اور دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

آم گرمیوں کے موسم کا پھل ہے اس کا آبائی وطن جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا ہے۔ آم کی ابتدائی کاشت پانچ ہزار سال قبل جنوبی ہند، میانمار اور انڈمن جزائر میں بتائی جاتی ہے۔ ایک زمانے میں آم کے درخت کے بارے میں مشہور تھا کہ دادا لگائے اور پوتا کھائے، یعنی اس کا پھل بہت دیر بعد ملتا تھا۔

موجودہ دور میں دنیا کے سو سے زیادہ ممالک میں آم اگایا جاتا ہے اور لاکھوں افراد کا ذریعہ معاش اس کی کاشت اور تجارت سے وابستہ ہے۔ آم کے درخت بنیادی طور پر دو طریقوں سے لگائے جاتے ہیں، ایک دیسی یا تخمی آم جنھیں گٹھلی کی مدد سے اگایا جاتا ہے اور دوسرے قلمی آم، جنھیں مختلف اقسام کے آموں کی پیوند کاری اور قلموں کی مدد سے لگایا جاتا ہے۔ درخت پر پھول آنے سے پھل کی تیاری تک چار سے پانچ ماہ لگتے ہیں۔ تخمی آم عموماً درخت پر ہی پک جاتا ہے جبکہ قلمی آم کو قدرے کچی حالت میں اتار کر کچھ دنوں کے لیے اندھیری ہوا بند جگہ میں رکھ دیا جاتا ہے۔ اس عمل کو پال لگانا کہتے ہیں۔ چند دن میں یہ آم پک کر بہترین خوشبو اور ذائقے کے حامل ہو جاتے ہیں۔ قلمی آم دیسی آم کے مقابلے میں بڑے، خوبصورت اور زیادہ ذائقے دار ہوتے ہیں اور دنیا بھر میں ان کی ہزار سے زیادہ قسمیں موجود ہیں، جن میں تقریباً 350 اقسام تجارتی بنیاد پر کاشت ہوتی ہیں۔ آم کا استعمال تازہ پھل کے علاوہ مختلف مصنوعات جیسے اچار، چٹنی اور مربے وغیرہ کی شکل میں بھی مقبول ہے۔

ایشیا میں آم کی پیداوار دنیا بھر کی کل پیداوار کا 77 فیصد ہے لیکن دنیا میں سب سے زیادہ آم برآمد کرنے والے دس ممالک کی فہرست دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ آم برآمد کرنے والا ملک میکسیکو ہے۔ اس کے بعد فلپین، پاکستان، برازیل اور انڈیا کا نمبر آتا ہے۔ آم برآمد کرنے والے دنیا کے دس بڑے ممالک میں لاطینی امریکا کے پانچ اور یورپ کے دو ممالک بھی شامل ہیں، جس کا سبب یہ ہے کہ یہ ممالک آم کی زیادہ وزن دار قسم ٹومی اٹکنز کاشت کرتے ہیں۔ اگرچہ ذائقے اور خوشبو میں یہ ایشیائی آم سے کمتر ہے لیکن اسے اپنی شیلف لائف کے اعتبار سے بہتر مانا جاتا ہے۔ یہ آم موٹے چھلکے کی وجہ سے ترسیل کے دوران نقصان سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔

برصغیر میں آم کو پھلوں کا بادشاہ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ عوام اور خواص سب میں یکساں مقبول ہے۔ اردو ادب کی مشہور شخصیات غالب اور اقبال بھی آم کھانے کے شوقین تھے۔ یہ مغل بادشاہوں کا بھی پسندیدہ پھل رہا ہے۔ برصغیر میں پیدا ہونے والی آم کی زیادہ تر قلمی قسمیں مغلوں نے ہی متعارف کروائیں۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے تخمی پیڑ میں قلم مغل بادشاہ بابر کے پردادا تیمور لنگ نے لگائی تھی۔ چنانچہ قلمی آم کی ایک قسم آج بھی "تیمور لنگ" کے نام سے مشہور ہے اور اس کی ایک اور شکل "لنگڑا" پسندیدہ آموں میں شمار کیا جاتا ہے۔ شہنشاہ اکبر کے عہد کی مشہور تصنیف "آئینِ اکبری" میں بھی آم کا تفصیلی ذکر ملتا ہے۔

بہترین ذائقے، رس اور خوشبو کے باعث پاکستانی آم دنیا بھر میں مشہور ہے۔ ویسے تو پاکستان میں تقریباً ایک سو پچیس قسم کے آم پائے جاتے ہیں مگر مقبول کمرشل اقسام کی تعداد تیس کے لگ بھگ ہے۔ آم کی مختلف اقسام اپریل سے لے کر ستمبر کے اختتام تک اپنے اپنے وقت پر پک کر تیار ہوتی ہیں۔ تحقیقی ادارے مقامی کاشتکاروں کے ساتھ مل کر آموں کی مزید اقسام دریافت کرنے اور پودوں کی پیوند کاری کے ذریعے تجربات میں مصروف ہیں، جس کے بہترین نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔ آم کی کچھ ایسی اقسام کی پیداوار پر بھی کام ہو رہا ہے جن میں ذائقے کے ساتھ ساتھ ان کی شیلف لائف بھی زیادہ ہو گی۔ آم کی یہ قسمیں سال میں دو سے تین بار فصل دیں گی اور امید کی جاتی ہے کہ آئندہ چند برسوں میں آم سارا سال دستیاب ہو گا۔ ان اقسام کو سدا بہار اور بارہ ماہی جیسے نام دیے گئے ہیں۔ آم کے درختوں کی درست طریقے سے نگہداشت، درختوں سے پھل اتارنے کے بعد پیکنگ کے طریقہ کار اور پھل ذخیرہ کرنے کی سہولیات پر مزید توجہ دے کر اندرون ملک اور برآمدی منڈیوں میں آم کی فروخت میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

سوال نمبر 16–19

آم کے موضوع پر دیے گئے مضمون کو پڑھ کر مندرجہ ذیل سرخیوں کے تحت مختصر نوٹس تیار کریں۔

16 آم اگانے کے 2 طریقے:

....

[2] ....

17 زیادہ برآمد ہونے والے آم کی 3 خصوصیات:

....

....

[3] ....

18 آم کی کاشت میں مغلوں کا کردار:

....

[2] ....

19 آم کی پیداوار اور فروخت میں اضافے کے لیے 2 تجاویز:

....

[2] ....

[کل: 9]

مشق نمبر:4

مشق نمبر تین میں آم سے متعلق کچھ معلومات دی گئی ہیں۔

20 اب آپ عالمی سطح پر زیادہ فروخت ہونے والے آم کی خصوصیات اور پاکستانی آم کی برآمد بڑھانے کے لیے کی جانے والی تحقیق پر ایک خلاصہ لکھیں۔ آپ مشق نمبر تین میں بنائے گئے اپنے نکات سے مدد لے سکتے ہیں۔

خلاصہ تقریباً 100 الفاظ پر مشتمل ہو۔

جہاں تک ممکن ہو خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

خلاصے کے مواد کے 4 نمبر اور طرز تحریر اور صحیح زبان کے 6 نمبر دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

[10] ....

© Cambridge University Press & Assessment 2021

مشق نمبر:5

21 آپ نے حال ہی میں کسی اجنبی کی مشکل وقت میں مدد کی تھی۔اپنے دوست /اپنی سہیلی کو اس تجربے کے بارے میں ایک ای میل لکھیں۔

اپنی ای میل میں مندرجہ ذیل نکات ضرور شامل کریں۔

- یہ واقعہ کب اور کہاں پیش آیا
- آپ نے اجنبی شخص کی کیسے مدد کی
- اجنبی شخص نے آپ کا شکریہ کیسے ادا کیا

آپ کی ای میل تقریباً 150 الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔

ای میل کے مواد کے لیے 6 نمبر اور صحیح زبان اور طرز تحریر کے 8 نمبر دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

© Cambridge University Press & Assessment 2021

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

[14] ....

© Cambridge University Press & Assessment 2021

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (Cambridge University Press & Assessment) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

Cambridge Assessment International Education is part of Cambridge University Press & Assessment. Cambridge University Press & Assessment is a department of the University of Cambridge.

© Cambridge University Press & Assessment 2021